آہ......! حضرت سید عطاء المومن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

عرفان احمد عمرانی

موت العالِم، موت العالَم، حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے فرزند مجلس احرار اسلام کے قائد و امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید عطاء المومن شاہ حسنی بخاری اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مولانا سید عطاء المومن بخاری 5 اپریل 1941ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے ان کی عمر 77 برس تھی اور وہ گزشتہ کئی سال سے علیل چلے آرہے تھے۔ وہ بلند پایہ عالم دین، محقق اور تمام مکاتب فکر کے اتحاد کے عمر بھر داعی رہے، انہوں نے ابتدائی تعلیم و حفظ القرآن حضرت قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ کے پاس جامعہ خیر المدارس ملتان میں مکمل کیا اور ابتدائی کتب بھی وہیں پڑھیں۔ کچھ عرصہ مفتی محمود رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس قاسم العلوم ملتان میں بھی پڑھا۔ بعد ازاں خانقاہ سراجیہ کندیاں میں تشریف لے گئے جہاں حضرت مولانا خان محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے درس نظامی کی کتب پڑھیں۔ ان کی پہلی بیعت حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی خانقاہ سراجیہ سے تھی۔ بعد ازاں حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا تعلق قائم کیا۔ انہوں نے تحریک ختم نبوت 1974ء، تحریک ختم نبوت 1984ء، 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ سمیت بہت سی دینی و سیاسی تحریکات میں بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ صرف ایک خطیب ہی نہیں مجاہد ختم نبوت، مفکر اسلام اور داعی اتحاد تھے۔ حضرت شاہ جی سے جب بھی ملاقات ہوتی تو وہ پاکستان میں حکومت الٰہیہ کے قیام کیلئے دینی جماعتوں میں اتحاد کیلئے فکرمند رہتے اور یہی فرماتے کہ دینی جماعتیں متحد ہو جائیں اگر دینی قوتیں متحد نہ ہوئیں تو پھر انہیں متحد ہونے کا موقع بھی نہیں ملے گا، حضرت سید عطاء المومن شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دینی جماعتوں میں اتحاد کیلئے بارہا کوششیں بھی کیں اور مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق، مولانا محمد احمد لدھیانوی و دیگر رہنماؤں کو ایک ہی پلیٹ فارم پر یکجا کر دیا اور 2014ء میں باہمی مشاورت سے ''مجلس علماء اسلام'' بھی قائم کی اور کئی اجلاس بھی منعقد کیے، شاہ جی کی آواز پر ملک بھر کے تمام دینی رہنما لبیک کہتے ہوئے مجلس علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر جمع بھی ہوتے رہے۔ ملتان میں منعقدہ اجلاسوں میں بندہ بھی شریک ہوتا رہا، اجلاسوں میں شرکاء کا بھرپور جوش و خروش نظر آتا تھا اور سب کا مل جل کر چلنے کا جذبہ قابل تحسین ہوتا۔ حضرت شاہ جی کے دینی اتحاد کے حوالے سے کوئی مفادات ہرگز نہیں تھے، آپ نے کوئی الیکشن بھی نہیں لڑنا تھا صرف اور صرف عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور ناموس رسالت قانون کا دفاع، قادیانیت کی سرکوبی آپؒ کا مشن تھا۔ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر پریشان رہتے اسی لیے مسلک دیوبند کی جماعتوں کو مجلس علماء اسلام کے نام سے متحد کیا مگر یہ اہم ترین اتحاد قائم نہ رہ سکا۔ حالانکہ حضرت شاہ جی نے مجلس علماء اسلام کا دائرہ کار مسلک بریلوی، مسلک اہلحدیث، جماعت اسلامی، تنظیم اسلامی تک پھیلانا تھا مگر دشمن کہاں چاہتا ہے کہ دینی جماعتیں متحد ہوں، بس یہی سازش تھی کہ حضرت مولانا عطاء المومن شاہ بخاری کے مشن میں روڑے اٹکائے گئے۔ حضرت ابن امیر شریعتؒ کی دینی جماعتوں میں اتحاد کی صرف ایک ہی کوشش نہیں تھی 1988ء اور 1992ء میں بھی دینی جماعتوں کو متحد کیا تھا مگر دینی رہنماؤں

نے حضرت شاہ جی کے اتحاد کا راستہ نہ اپنایا جس کے باعث آج قادیانی لابی حکومتی اداروں میں براہ راست مداخلت کرنے تک پہنچ گئی اور سیکولر عناصر بھی سیاست اور ثقافت میں چھا گئے جبکہ دینی جماعتوں کو مختلف قوانین کی زد میں لاکر پابند کر دیا گیا اور ہر دینی جماعت کے مشن کے آگے رکاوٹیں کھڑی کر دی گئیں یہاں تک کہ مدارس جو خالصتاً دینی تعلیم کے مراکز ہیں ان پر بھی مختلف پابندیاں لگا دی گئیں رجسٹریشن تک نہیں کی جا رہی ہے، حضرت عطاء المومن شاہ جی پوری زندگی پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے جدوجہد میں مصروف رہے۔ فتنہ قادیانیت کے خلاف ہر سطح اور ہر محاذ پر دلائل کے ساتھ سب سے زیادہ سرگرم تھے جب کسی بھی سٹیج پر ہوتے اپنے نانا ﷺ کی ختم نبوت کیلئے دیوانہ وار گھنٹوں گفتگو فرماتے، مرکز احرار جامع مسجد سیدنا امیر معاویہ عثمان آباد ملتان میں لوگ جوق در جوق ہر جمعہ میں حضرت شاہ جی کا بیان سننے آتے، یہی مسجد حضرت شاہ جی کی سرگرمیوں کا مرکز تھی۔ حضرت شاہ جی نے صرف ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہی کام نہیں کیا بلکہ حضرات صحابہ کرام اور حضرات اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کی شان و عظمت پر بھی جامع تقریر فرماتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت شاہ جی سچے عاشق رسول اور عاشق صحابہ واہل بیت تھے۔ حضرت شاہ جی نے تحاریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، اپنے والد حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے مشن پر اپنے والد گرامی کی طرح ہی متحرک رہے، اللہ رب العزت نے چاروں بھائیوں مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاریؒ، حضرت سید عطاء المحسن بخاریؒ، حضرت سید عطاء المومن بخاریؒ اور حضرت سید عطاء المہیمن بخاری کو ان کے والد ولی کامل حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی وارثت میں خطابت، جوش اور جذبۂ ایمانی عطاء فرمایا۔ چاروں بھائیوں نے فتنۂ قادیانیت کیخلاف اپنے والد ماجد کے مشن کو زندہ رکھا اور یہ مشن آج بھی جاری وساری ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے شاہ جی کی وفات کو قومی سانحہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ پوری عمر جہد مسلسل میں گزاری، خاص طور پر اہلسنت علماء دیوبند کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے لیے بھرپور کردار ادا کیا۔ علماء کرام نے انکی دینی و ملی خدمات پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ شاہ جی مرحوم ایک بلند پایہ خطیب اور درد دل سے بہرہ مند دینی رہنما تھے۔ شاہ جی نے پوری زندگی اسلام کی ترویج واشاعت اور اسلامی روایات واقدار کے تحفظ کے جذبے کے ساتھ علماء حق کے اتحاد کے لیے پرخلوص کوششیں کرتے ہوئے گزاری۔ علماء نے کہا کہ سید عطاء المومن شاہ بخاریؒ اپنے عظیم والد گرامی امیر شریعتؒ کی روایات کے امین اور وارث تھے اور انہیں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عمر گزار دی۔ شاہ جیؒ نے تحفظ عقیدہ ختم نبوت اسلامی تہذیب وتمدن کی سربلندی اور باطل افکار ونظریات کے تعاقب کے لیے سرگرم محنت کی اور اپنے عظیم خاندان کی جدوجہد وتگ ودو کو زندہ رکھا۔ حضرت ابن امیر شریعت سید عطاء المومن حسنی بخاری کا انتقال بہت بڑا سانحہ ہے، انھوں نے ساری زندگی اللہ کے دین کی سربلندی کیلئے جہد مسلسل میں گزاری۔ عالی شان نسبتوں کے حامل ہونے کے باوجود فقیرانہ زندگی بسر کی، وہ اپنے والد ماجد حضرت امیر شریعت کے لب و لہجے کے امین تھے۔ انہوں نے کم وبیش ۵۰ سال تک خطابت کا گلستان سجائے رکھا اور عقیدہ ختم نبوت اور دیگر اسلامی اقدار کی پاسبانی کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ حضرت شاہ جی کی اب باتیں یاد رہ جائیں گی، انہیں شاید اب اپنے جانے کا یقین ہو گیا تھا۔ انہوں نے وفات سے کچھ عرصہ قبل مرکز احرار جامع مسجد سیدنا امیر معاویہ عثمان آباد ملتان میں احرار کارکنوں سے اپنے آخری خطاب میں کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت قوانین کے تحفظ کیلئے

کردار ادا کریں۔ زندگی بھر امیر شریعت کے مشن پر کاربند رہیں۔ مزید کہا کہ قادیانیوں کے فتنے سے سادہ لوح مسلمانوں کو بچانے کیلئے کارکن متحرک اور فعال رہیں اور جدوجہد جاری رکھیں۔ شاہ جی کی وفات پر صرف مجلس احرار نہیں۔ جمعیت علماء اسلام (ف، س)، مجلس تحفظ ختم نبوت، وفاق المدارس العربیہ، پاکستان علماء کونسل کے تمام رہنماؤں مولانا فضل الرحمٰن، مولانا سمیع الحق، مولانا حنیف جالندھری، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، سید حافظ حسین احمد اور دیگر رہنماؤں نے تعزیت کا اظہار کیا اور شاہ جی کی دینی خدمات کو سراہا۔ آہ! آج شاہ جی بھی ہم سے رخصت ہوکر اپنے عظیم والد حضرت امیر شریعت کے قدموں میں ہمیشہ کے لیے ابدی نیند سو گئے۔

مسافرانِ آخرت

★ **مولانا حسین احمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ:** بھوئی گاڑ، ٹیکسلا کے معروف عالمِ دین اور ہمارے دیرینہ کرم فرما، ۱۲/اپریل کو انتقال کر گئے۔ مولانا مرحوم حضرت مفتی حکیم عبدالحئ قریشی رحمہ اللہ کے فرزند تھے۔ حضرت مفتی صاحب مجلس احرارِ اسلام سے وابستہ رہے اور ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مجلس احرارِ اسلام ہند کی طرف سے امیدوار تھے۔ مولانا حسین احمد قریشی رحمہ اللہ نے اس موروثی تعلق کو آخر وقت تک نبھایا۔ ابنِ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ اُن کی دعوت پر بھوئی گاڑ تشریف لے جاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے اور حسنات قبول فرمائے۔

★ **حضرت مولانا مشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ:** حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی ناظم بیت المال، دارالعلوم اسلامیہ لاہور کے بانی، مہتمم، شیخ الحدیث حضرت مولانا مشرف علی تھانوی رحمہ اللہ مدینہ منورہ میں ۳۰/اپریل ۲۰۱۸ء کو انتقال کر گئے۔ آپ حضرت ڈاکٹر عبدالحئ عارفی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ مجاز تھے۔ عمرہ کے لیے حجاز مقدس تشریف لے گئے اور وہیں وقت اجل آ پہنچا۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ حق تعالیٰ مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔

★ دفتر احرار چیچہ وطنی کے کارکن سید محمد سلیم شاہ کے خالہ زاد سید ریاض حسین شاہ مرحوم۔ انتقال: اپریل ۲۰۱۸ء

★ ملتان میں ہمارے کرم فرما اور احرار کارکن بھائی جاوید شیخ کی والدہ ماجدہ مرحومہ۔ انتقال: ۲۴/اپریل ۲۰۱۸ء ★ ملتان میں ہمارے رفیق فکر جناب طیب علی تگہ کے والد ماجد اور ہمارے دیرینہ دوست جنا عظمت علی تگہ ایڈووکیٹ مرحوم۔ انتقال: ۳۰/اپریل ۲۰۱۸ء ★ ملتان میں ہمارے کرم فرما جناب عنایت اللہ ٹوانہ کی اہلیہ مرحومہ۔ انتقال: ۸/اپریل ۲۰۱۸ء بورے والا جماعت کے ذمہ دار جناب رانا عابد رشید کی بڑی ہمشیر صاحبہ۔ انتقال: 22۔ مارچ، فیصل آباد ★ جناب عبداللطیف خالد چیمہ کے ہم زُلف اور محمد قاسم چیمہ کے خالو، چودھری سیف اللہ ایڈووکیٹ (بورے والا) انتقال: 2۔ مئی، بدھ ★ حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ العالیٰ کے شاگرد، حافظ ظہور احمد چیمہ (چیچہ وطنی) کی اہلیہ محترمہ، لاہور جماعت کے معاون عزیزم محمد عمیر چیمہ کی والدہ ماجدہ اور حاجی عبداللطیف خالد چیمہ کی بھابھی صاحبہ، انتقال: 5۔ اپریل جمعرات، لاہور

اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائے، حسنات قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔